575

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ انچارج ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۱ | مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲ رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - چوتھے وفد کی روانگی ص ۱

شدھ ہونے والوں سے کیا سلوک ہوتا ہے ص ۲

آگرہ میں اسلام اور ہندو دھرم کا مقابلہ ص ۳

کس کے منہ پر مہر ہے ص ۴

سناتنیوں کا شدھ شدہ ملکانوں کے ساتھ کھانے سے انکار ص ۵

ہم تو بنیا سمجھے تھے مگر وہ کچھ اور نکلے ص ۶

مسلمانوں کے آریہ بننے سے مت گھبراؤ

مسلمانوں کو اپنا مذہبی سرمایہ خرچ کرنیکی بندش

فتنہ ارتداد کے خلاف ص ۸

سید برن مشتہرات ص ۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز روزانہ رات کے دس ساڑھے دس بجے تک مجلس مشاورۃ منعقد فرمایا کرتے ہیں جسمیں دینی مہمات پر غور کیا جاتا ہے۔ عصر کے بعد ہوا کریگی۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل مبلغین کو بائبل کے متعلق مفید نوٹ لکھواتے رہیں۔

دارالامان کے ہر سہ مدارس (مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ مدرسۃ البنات) خدا کے فضل سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ جو احباب اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے مدرسہ احمدیہ میں اور انگریزی تعلیم کیلئے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھیجنا چاہتے ہیں۔

قادیان سے احمدی مجاہدین کے چوتھے وفد کی روانگی

۱۶۔ اپریل ۱۹۲۳ء بعد نماز عصر قادیان دارالامان سے احمدی مجاہدین کا چوتھا وفد زیر امارت جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم فتنہ ارتداد کے انسداد کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ اسوقت احمدی مجاہدین کی مجموعی تعداد جو اسوقت وہاں موجود ہیں۔ نوے سے بڑھ گئی ہے۔ اس وفد میں مکرم شیخ صاحب کے علاوہ آٹھ اصحاب قادیان دارالامان سے روانہ ہوئے ہیں۔ اور باقی ارکان وفد اپنے اپنے مقامات سے سفر میں شامل ہوتے جائینگے۔ روانگی حسب دستور سابق تھی۔ فرق صرف اس قدر تھا کہ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی۔ اس لئے حضور وفد کو رخصت کرنے کے لئے قادیان کے موڑ تک جو ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے تشریف نہیں لیجا سکے۔ بلکہ حضور نے قصبہ کے باہر تھوڑے فاصلہ تک ہی اپنے عزیز مجاہدوں کو رخصت فرمایا

> تین تین ماہ کیلئے زندگی وقف کرنیوالے احمدی خدام اسلام کی تعداد ۱۷ اپریل تک ۱۴۴ ہو چکی ہے
> احباب جماعت اپنی زندگیاں وقف کرنے کی یہ رفتار آپ کی توجہ کی محتاج ہے۔

ایک درخت کے نیچے حضور بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر تک پیچھے آنے والے احباب کا انتظار فرمایا۔ جب سب جمع ہو چکے تو حضور نے مبلغین کو ایک دردمندانہ تقریر میں خطاب کیا۔ اور ان کو تقویٰ اللہ اور خشیت اللہ اور صبر و استقلال سے کام لینے کی نصیحت فرمائی۔ اور بتلایا کہ تم اپنے دل میں یہ فیصلہ کرکے جاؤ کہ تمہیں وہاں ہر قسم کی تکالیف ہوتے ہوئے خدمت دین پامردی اور جوش و استقلال سے کرنی ہوگی۔ دعاؤں سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ سے مدد لینے کی تاکید فرمائی۔ تقریر کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور وفد رخصت ہوا۔ حضور دعا فرماتے رہے۔ جب تک کہ احباب وفد نظر سے اوجھل ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ ان خدام دین کی خدمتوں میں اخلاص اور للہیت پیدا کرے۔ اور ان خدمات کو بارآور فرمائے۔ اور یہ خدمات اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہوں۔ آمین۔ اس وفد کیلئے جو رقم صدقہ حضرت امام اور احباب نے دی اس کی صحیح مقدار تا حال معلوم نہیں ہوئی۔ جو احباب اس چوتھے وفد میں شامل ہیں ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

(۱) چودہری قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی مہاجر قادیان
(۲) مرزا مہتاب بیگ صاحب سیالکوٹی۔ مہاجر قادیان
(۳) ملک عبدالعزیز صاحب۔ قادیان
(۴) ملک نصر اللہ خان صاحب ولد ملک حسن محمد خان صاحب قادیان
(۵) شیخ محبوب الٰہی صاحب - قادیان۔
(۶) عبدالرحیم صاحب [illegible] ولد ڈاکٹر عبداللہ صاحب نومسلم قادیان
(۷) چودہری محمد منیر صاحب سیال - قادیان
(۸) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب برادر [illegible] بقاپور
(۹) سید علی احمد صاحب [illegible] - ریاست پٹیالہ
(۱۰) محمد لطیف صاحب ڈنگہ [illegible] گجرات
(۱۱) میاں فضل الدین صاحب [illegible] مردان
(۱۲) بابو عبدالحکیم صاحب مردان } ایک
(۱۲) فیروز علی صاحب خیرآباد (۱۳) منشی قاسم علی خان صاحب [illegible]
(۱۴) چودہری محمد نواب خان صاحب سیال [illegible]
(۱۵) چودہری عبدالقدیر خان صاحب [illegible] ہوشیارپور
(۱۶) منشی [illegible] محمد صاحب - گجرانوالہ
(۱۷) منشی عبداللہ صاحب [illegible] جالندہر
(۱۸) منشی فیض اللہ صاحب [illegible]

شدھ ہوجانے والوں سے کیا سلوک ہوتا ہے

قصبہ جلال پور جٹاں میں مورخہ ۸ ؍ مارچ کے دن ایک عجیب تماشہ ہوا ہے۔ آریوں نے قریباً دس بارہ سال سے ایک بھنگی مسمی جوتی کو شدھ کیا ہوا تھا۔ لوگ اسے اپنے کنوؤں سے پانی بھرنے نہیں دیتے تھے اور اسے پانی کی تکلیف ہوتی تھی آخر اس نے آریوں کو کہا کہ تم نے جو مجھے شدھ کیا ہوا ہے۔ اور میری دو لڑکیاں بھی آریہ دہرمشے بیاہ کرنے گئے ہیں۔ مجھے پھر تم کیوں پانی نہیں بھرنے دیتے۔ آخر کچھ آریوں نے اکٹھے ہوکر (اور کچھ سناتنی بھی تھے) اس کے ہاتھ کنوئیں سے پانی نکلوا کر پیا۔ مگر جب سناتنیوں نے سنا کہ آریوں نے ایسا مکروہ کام کیا ہے۔ تو انہوں نے آریوں کو کہدیا کہ ہم اسے اپنے کنوؤں سے پانی نہیں بھرنے دینگے۔ اور جن سناتنیوں نے اس بھنگی کے ہاتھ کا پانی پیا تھا ان کو سنا گیا ہے۔ کہ توبی ڈنڈ لگایا گیا ہے۔ یہ حال ہے آریہ اور ہندو قوم کا جو کہتی ہے کہ ہم شدھ شدہ لوگوں کے ساتھ کوئی دوئی نہیں رکھتے۔ ابھی اسی بھنگی کا لڑکا ہے ہم دیکھینگے اس کو کوئی آریہ اپنی لڑکی دیگا۔ لیکن تو آسان ہے۔ (نامہ نگار)

ایک ٹرینڈ کلرک کی ضرورت

ہمارے دفتر آگرہ میں ٹرینڈ کلرک نہ ہونے کی وجہ سے کام میں نقص ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں ایک انٹرنس پاس یا مسی لیاقت کا ایک قابل ٹرینڈ کلرک مستقل طور پر چاہیئے۔ درخواست کے ساتھ ٹسٹیمونیلس و سرٹیفکیٹس ضرور ہونے چاہئیں۔ جو لوگ اس موقعہ پر بغیر اجرت کے کام نہیں کرسکتے ان کے لئے نادر موقعہ ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جائے گا۔ فقط

خاکسار

محمد عبداللہ خان نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

زمیندار جماعتوں کیلئے اعلان

ماہوار چندہ کی وصولی کی تاریخ ہر مہینہ کی ۲۰ تاریخ ہے۔

۱۔ خدا کے فضل و رحم سے فصل کی کٹائی کا وقت بالکل قریب آگیا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے کے وقت زمیندار احباب فصل کاٹنے کے واسطے طیار ہونگے اس واسطے میں چند ضروری ہدایات دینا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ زمیندار احباب بخصوصیت سے عمل فرمائینگے

۲۔ ہر ایک گاؤں میں اسباب کا لحاظ کیا جاوے کہ جس وقت میرے یہ اطلاع احباب کو ملے۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کے ہر ایک ممبر کو جمع کرکے ایک جلسہ کریں۔ اور اسمیں ایسے دوست محصل مقرر کئے جاویں جو ذی اثر اور چندہ کیواسطے اپنے اندر ایک خاص جوش اور درد رکھنے والے ہوں

۳۔ چندہ کی شرح ہر ایک جنس* پیداوار پر اڑھائی سیرفی من کے حساب سے مقرر ہے۔ ہر ایک صاحب چندہ دینے والے اور چندہ لینے والے اسی شرح سے چندہ وصول فرمادیں۔

۴۔ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ محصل صاحبان جس وقت کٹائی فصل کی ہو رہی ہو۔ اسی وقت ۱۶ بھری یا ۱۶ پولیوں سے ایک بھری یا ایک پولی کے حساب سے پہلے ہی لے لیں۔ یا چندہ دینے والے احباب خود ہی اسی حساب سے علیحدہ بھریاں یا پولیاں کرکے رکھ لیں۔ اور پھر ہر ایک جماعت کی بھریاں یا پولیاں سب ایک جگہ یا دو جگہ یا تین جگہ مناسب موقع کے لحاظ سے جمع کرکے ان سے دانے اور بھوسے الگ کریں۔ اس طرح سے دانہ اور بھوسہ دونوں چیزیں چندہ میں وصول ہوں گی۔ اگر اس پر عمل کسی جگہ پر نہ ہوسکے۔ تو جس وقت غلہ طیار ہو جاوے۔ اس وقت باہر ہی گھر پہونچنے سے قبل ہی چندہ کا غلہ ۲½ سیرفی من کے حساب سے وصول کرلیا جاوے۔ اور اس کیلئے بوریاں محصل صاحب کو خرید کر دیجائیں جن میں وہ غلہ فوراً بھر کر رکھ دیا جائے۔

محصل کو چاہیئے کہ غلہ اور بھوسہ سب جمع کرکے اور حساب بناکر اپنے محاسب کے پاس جمع کرکے رسید حاصل کرلیں۔ محاسب کے پاس جس وقت غلہ اور بھوسہ وصول ہو جائے۔ تو ایک مکمل فہرست بناکر اطلاع کیواسطے دفتر ناظر بیت المال قادیان میں بھیجدیں۔ پھر یہاں سے اطلاع ملنے پر اسے فروخت کیا جاوے۔

۵۔ غلہ کی تفصیل یہ ہوگی۔ اڑھائی سیرفی من چندہ عام اور بھوسہ کی قیمت یتامیٰ و مساکین پر خرچ کی جائیگی۔ پس محاسب کا فرض ہوگا کہ اس تفصیل سے بعد فروخت روپیہ یہاں ارسال فرمادیں۔ ۷۔ ہر ایک زمیندار جماعت میں ایک فارم وصولی غلہ کا ارسال کرنے والا ہوں کہ مطابق محصل صاحبان اندراج کریں۔

عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان۔

* ہر ایک جنس سے مراد گندم۔ جو۔ چنے۔ مسور وغیرہ ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۱۹ - اپریل ۱۹۲۳ء

آگرہ میں اسلام اور ہندو دھرم کا مقابلہ

دنیا میں امن صرف اسلام کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے

امیر احمدی وفد المجاہدین کا شاندار لیکچر

۸ - اپریل ۱۹۲۳ء کو آٹھ بجے رات زیر صدارت منزل آگرہ میں ہمارا دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنے کے بعد اول مولانا محفوظ الحق صاحب علمی مولوی فاضل نے مختصر تقریر فرمائی جس میں احکام دین پر عمل کرکے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف سامعین کو توجہ دلائی۔ پھر جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم اے امیر وفد المجاہدین نے [illegible] تقریر کی۔ آپ نے [illegible] کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

فتنہ ارتداد اور ہندو مسلم اتحاد

مسلمان لیڈروں اور مولویوں کی طرف سے (خلافت کانفرنس آگرہ منعقدہ ۷ اپریل میں) کہا گیا ہے اور مسلمانوں کو بار بار نصیحت کی گئی ہے۔ کہ آریوں نے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی جو کارروائی شروع کی ہے۔ اس کی وجہ سے ہندو مسلم اتحاد میں فرق نہیں آنا چاہیئے۔ میں اس اتحاد کے حامیوں کی بات کو سچا مان لیتا۔ اگر کوئی ان کی بیوی بچے پر حملہ کرتا۔ ان کے ماں باپ کو گالیاں دیتا۔ ان کے گھر پر ڈاکہ ڈالتا۔ اور پھر وہ اس سے اتحاد و اتفاق رکھتے۔ لیکن اگر کوئی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ ایسے شخص کے خلاف کھڑا نہ ہو۔ جو اس کی بیوی بچے کا دشمن ہے۔ اس کے ماں باپ کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس کے مال و اسباب کو چھیننا چاہتا ہے۔ تو جو لوگ اسلام پر حملہ آور ہوں اسلام کو مٹانا چاہیں۔ اور مسلمانوں کو اسلام سے علیحدہ کرکے کفرستان میں داخل کریں۔ ان کے ساتھ اتحاد و اتفاق رکھنے کی تلقین کرنا کیونکر مناسب ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ چونکہ اسلام کی خوبیاں ان لوگوں کی نظروں سے چھپ گئی ہیں۔ اور اسلام کی قدر و منزلت ان کے نزدیک کچھ نہیں رہی۔ اور وہ نہیں جانتے۔ کہ اسلام کتنی بڑی نعمت ہے۔ جو ان سے چھینی جا رہی ہے۔ اس لئے اسلام کو مٹانے والوں اور اسلام کو برباد کرنے والوں کے خلاف کچھ کرنا تو الگ رہا ان کو نقصان سے بھی روکتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ مسلمان آنکھیں بند کئے بیٹھے اسلام کی تباہی کو دیکھتے رہیں۔ کیا مسلمان ایسا ہی کریں گے جبکہ کوئی شخص اپنے گھر کی بربادی کو خاموشی سے نہیں دیکھ سکتا۔ اپنی بیوی اور بچوں کی ذلت کو چپ ہو کر برداشت نہیں کر سکتا۔ تو اگر اسلام کی کچھ بھی محبت اس کے دل میں ہے تو اس کی تباہی پر کس طرح خاموش رہ سکتا ہے۔ اور اسے تباہ کرنیوالوں سے کس طرح دوستی اور اتحاد رکھ سکتا ہے۔

ارتداد سے صدمہ

مسلمانوں کو مرتد کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ میں خدا تعالیٰ کو گواہ کرکے کہتا ہوں۔ اگر ایک ہزار مسلمان قتل ہو جائے تو مجھے اتنا صدمہ نہ ہوگا۔ جتنا ایک مسلمان کے مرتد ہونے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ [illegible] اگر ایک ہزار مسلمان قتل ہو جاتے ہیں تو ان کا کچھ نہیں بگڑتا۔ لیکن ایک مسلمان مرتد ہو کر اپنی آخرت کو تباہ کر لیتا اور جہنم میں گر جاتا ہے۔ جو نہایت ہی رنج دہ بات ہے۔ شردھانند صاحب کہتے ہیں کہ راجپوت پہلے ہندو تھے۔ اسلئے ان کو ہندو بنایا جا رہا ہے۔ چونکہ میں خود راجپوت قوم سے ہوں۔ اسلئے میں شردھانند سے اتنا پوچھنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ یہ تو بتاؤ۔ ہم جب ہندو تھے۔ تو کیا کرتے تھے۔ یہی کہ ایک خدا کو چھوڑ کر پتھروں۔ درختوں اور نہایت ذلیل چیزوں کو پوجتے تھے۔ کیا آپ پھر راجپوتوں کو انہی چیزوں کا پجاری بنانا چاہتے ہیں۔ کیا مسلمان ایسا ہونے دینگے شردھانند صاحب کی تحریک کوشش ہے۔ جس کے ساتھ ہندوستان کے سارے ہندو ہیں۔ لیکن مسلمان علماء کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوؤں سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ اور ان کے ساتھ متحد اور متفق ہو کر رہنا چاہیئے۔

ہندوستان کی نجات کس طرح ہو سکتی ہے

شردھانند صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ ہندوستان کی نجات اسی میں ہے کہ سب لوگوں کو ہندو بنا لیا جائے۔ لیکن میں کہتا ہوں اور پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان ترقی کر سکتا ہے اگر ہندوستان میں امن و امان پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر ہندوستان عزت و توقیر حاصل کر سکتا ہے۔ تو صرف اسلام کے ذریعہ۔ اور ہندو مذہب ہی ہے۔ جو ہندوستان کی ذلت کا باعث بن رہا ہے اور ہندوستان کی ترقی میں روک بن رہا ہے۔

ہندو مذہب میں انسانوں پر ظلم

میں یونہی نہیں کہتا۔ بلکہ اس بنا پر کہہ رہا ہوں کہ ہندو مذہب میں انسانوں پر بہت بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک ہی ملک ایک ہی آب و ہوا اور ایک ہی مذہب کو ماننے والوں میں عدم مساوات رکھ کر انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔ اور ایک طبقہ کو برہمن قرار دیکر سب سے بڑا درجہ دیدیا ہے۔ دوسرے کو چھتری بنایا ہے۔ تیسرے کو ویش اور چوتھے کو شودر بنا کر ان میں ایسی وسیع خلیج حائل کر دی ہے۔

اسلام میں مساوات

مگر اسلام میں یہ بات نہیں۔ اسلام بحیثیت انسان سب کو مساوی قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ جعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ ہم نے تمہاری قومیں اور گوتیں اسلئے نہیں بنائیں کہ ایک قوم کے لوگ دوسری قوم کے لوگوں کو ذلیل سمجھیں۔ اور اپنی قومیت پر تکبر کریں۔ یہ تو جان پہچان کے لئے ہیں۔ اصل میں تم میں سے معزز وہی ہے۔ جو متقی ہے۔

شودروں پر ظلم

مگر ہندو مذہب نے لوگوں کو چار قوموں میں تقسیم کر کے ایک حصہ کو سب سے زیادہ معزز قرار دیدیا۔ اور باقیوں کو ادنیٰ ٹھہرا دیا۔ چنانچہ برہمنوں کو سب سے اعلیٰ ٹھہرایا۔ باقی سب لوگ کمائیں اور برہمن کھائیں۔ چھتری ان کی حفاظت کریں۔ ویش اور شودر ان کی خدمتگذاری کریں۔ شودر کیلئے وید پڑھنا تو الگ رہا سننا بھی جرم قرار دیدیا۔ اور ایسا جرم کہ اگر کسی شودر کے کان میں وید کا منتر پڑ جائے۔ تو سیسہ پگھلا کر اس کے کان میں ڈالنا چاہیئے۔ اس طرح ہندو مذہب نے انسانوں میں تفریق پیدا کر دی۔ اور انکو مساوی نہ جانا۔ اور جب سب کو مساوی نہ ٹھہرایا۔ تو ان کے لئے قانون بھی الگ الگ بنائے۔ ایک شودر کو جس جرم کے بدلے جان سے مارا جا سکتا ہے

دہی برہم اگر کوئی برہمن کہے۔ تو اس کو مارا نہیں جائیگا۔ ایک شودر خواہ کتنا عقلمند اور سمجھدار ہو۔ ایک جاہل اور نادان برہمن کے مقابلہ میں اس کی کچھ بھی وقعت نہ ہوگی۔ غرضکہ ہندو دھرم نے لوگوں کے ایک بہت بڑے حصہ کو بالکل ذلیل قرار دیدیا۔ اور ہمیشہ کے لئے ذلیل ٹھہرایا۔ اور جب ذلیل ٹھہرا دیا۔ تو مساوات نہ رہی۔ اور مساوات نہ رہنے سے انصاف نہ رہا۔ اور اس کا نتیجہ بدامنی۔ فساد و نفاق پیدا ہونا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان ہمیشہ غیر ممالک کے فاتحوں کے پاؤں کے نیچے روندا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان پر دوسروں نے حکومت کی۔ کیونکہ جب ہندوؤں نے ہندو مذہب کے ماننے والوں کے بہت بڑے طبقہ کو ذلیل رکھا۔ اور انکو انسانی حقوق نہ دئے۔ تو ہندوستان پر مصیبت کے وقت ان لوگوں نے بچانے کی کوشش بھی نہ کی ۔

اسلام میں فضیلت کا معیار

اسکے مقابلہ میں اسلام کو دیکھئے اسلام کسی کو قوم کے لحاظ سے فضیلت نہیں دیتا۔ بلکہ تقویٰ و طہارت، نیکی اور بھلائی خدا تعالیٰ سے تعلق اور قرب کو درجۂ فضیلت ٹھہراتا ہے اگر کوئی چوہڑا یا چمار مسلمان ہو کر اسلام کی تعلیم حاصل کر لیتا اور خدا تعالیٰ کے احکام کو پورے طور پر بجا لاتا ہے تو اس کو اس سید پر فضیلت حاصل ہوگی۔ جو دین سے بے بہرہ اور احکام اسلام پر عمل کرنے سے لاپرواہ ہے۔ اور مسلمان ایسے سید کی نسبت اس چوہڑے یا چمار مسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا زیادہ پسند کرینگے۔ مگر ہندوؤں میں جو برہمن ہے۔ وہ خواہ کچھ کرتا پھرے۔ اور وہ جسے شودر قرار دیدیا گیا۔ وہ خواہ کیسا ہی اعلےٰ چال چلن رکھتا ہو۔ کیسے ہی اچھے اخلاق کا انسان ہو۔ پھر بھی برہمن کے مقابلہ میں ذلیل ہی قرار دیا جائیگا۔ جو مذہب انسانوں میں ایسے تفریق کرتا ہے۔ وہ کس طرح قیام امن کا باعث ہو سکتا ہے ۔

جماعت احمدیہ کی غرض کو دیکھو

اسکے بعد جناب چوہدری صاحب نے اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بعض لوگوں کو ہم احمدیوں کے خلاف کہکر بھڑکایا جاتا ہے۔ کہ ہم نے ایک نیا فرقہ بنا لیا ہے۔ اس کے متعلق اول تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت مذہب کے لحاظ سے کوئی نیا فرقہ نہیں ہے بلکہ اسی اسلام پر قائم ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ اور اسی کی طرف اور لوگوں کو بلاتی ہے۔ ہاں اگر اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کو نیا فرقہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں داخل ہونیوالے انسان نئے بن جاتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ مگر دیکھنا چاہئے کہ ہماری جماعت کی غرض، مقصد اور مدعا کیا ہے بے شک ہم دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کسی اپنے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ اسی لئے کہ جس طرح ہم اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کریں۔ مگر دوسرے مذاہب کا بھی ہم مقابلہ کر رہے ہیں۔ نہ صرف ان کے حملوں کو رد کرتے ہیں۔ جو اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ بلکہ ان مذاہب کی کمزوریوں اور نقائص کو پیش کر کے انہیں اپنے گھر کی حالت سے بھی واقف کرتے ہیں۔ پس اگر جماعت احمدیہ کی وہ اسلامی خدمات جو غیر مذاہب کے مقابلہ میں کی جا رہی ہیں سب سے بڑھی ہوئی ہیں۔ تو غور کرو اس جماعت سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے یا فائدہ۔ کہا جاتا ہے احمدیوں نے فرقہ بندی کی ہے ۔

جماعت احمدیہ کیا کر رہی ہے

میں کہتا ہوں ذرا سوچو تو احمدیوں نے اپنی جماعت بنا کر کیا کیا اسلام کی صداقت اور حقانیت کے متعلق سوکڑ آلا ہزار کتابیں لکھیں اسلام کی خوبیاں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں ثابت کیں۔ آریوں۔ عیسائیوں۔ دہریوں۔ نیچریوں کے رد میں لاجواب لٹریچر تیار کیا۔ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کی۔ انگلینڈ میں اسلامی مشن قائم کر کے انگریزوں کو مسلمان بنایا۔ لنڈن میں خدا کا گھر تعمیر کرنے کیلئے ایک وسیع قطعہ زمین خریدی جا چکی ہے اور اس کے لئے ٹکٹ کے ذریعہ جمع کیا جا رہا ہے جرمنی میں مسجد بنانے کی تیاری کی۔ امریکہ میں مشن قائم کر کے لوگوں کو مسلمان بنایا۔ افریقہ میں ہزاروں لوگ جن کے ذریعہ مسلمان ہوئے ہیں پھر دنیا کے اور دور دراز ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کیلئے مبلغ بھیجے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے کیلئے جو فتنہ آگرہ کے علاقہ میں اٹھا ہے اس کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے یہ ہے وہ فرقہ بندی جو ہم نے کی ہے اور ہم تو دعا کرتے ہیں کہ ایسے فرقے بہت سے پیدا ہوں۔ جو اس طرح خدمات اسلام کریں ۔

اسلام کے مقابلہ میں ہندو دھرم نہیں ٹھہر سکتا

میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر سب مسلمان اشاعت اسلام میں لگ جائیں۔ جو ہندو کبھی دیکھ سکتا ہے۔ تو تیس سال کے اندر اندر ہم سب ہندوؤں کو مسلمان بنا سکتے ہیں اسلام میں اسقدر خوبیاں ہیں کہ اگر انکو عمدگی کے ساتھ پیش کیا جائے تو ضرور لوگوں کو ان کا قائل ہونا پڑیگا۔ اسلام میں توحید اور مساوات دو ایسے مسئلے ہیں کہ انہی سے ہندو مذہب کی جڑ بالکل کٹ جاتی ہے اسلامی توحید کے مقابلہ میں درخت پتھر وغیرہ کی پرستش کا خیال ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ اور اسلامی مساوات ہندوؤں کی قومی طریق کو کھا جائیگی۔ کیونکہ اسلام تو وہ مذہب ہے کہ اسمیں جو لوگ غلام ہو کر آئے۔ انکو جب قابل اور لائق سمجھا گیا تو مسلمان بادشاہوں نے تخت و تاج کا وارث بنا دیا۔ ہندوستان ہی میں ایسے بادشاہوں نے حکومت کی ہے جو خاندان غلامان کے نام سے مشہور ہیں۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اشاعت اسلام کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ کیونکہ ہندوستان میں جب اسلام پھیلیگا۔ اسی وقت آزادی حاصل ہوگی اسی وقت مساوات قائم ہوگی۔ اور اسی وقت امن نصیب ہوگا لیکن جیسا کہ شردھانند صاحب کہتے ہیں۔ اگر سب لوگ ہندو ہو جائیں تو کیا ہوگا یہی کہ پتھروں، درختوں، حیوانوں اور گندی سے گندی چیزوں کی پرستش کرینگے۔ اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ شودر کا درجہ دیدینگے۔ لیکن اسلام میں مساوات ہے۔ خواہ کوئی ہو۔ دین میں ترقی کرنے پر اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ میں قومیت کے لحاظ سے تو کسی کو ادنیٰ نہیں قرار دیا جاتا۔ لیکن رنگ کا بہت بڑا فرق وہاں بھی قائم ہے۔ اسلئے اگر حقیقی مساوات قائم ہو سکتی ہے تو اسلام ہی کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہے۔ اسلئے اگر دنیا کو امن و امان حاصل ہو سکتا۔ تو اسلام ہی کے ذریعہ۔ نہ کہ ہندو مذہب کے ذریعہ۔ پس چاہیئے کہ سب مسلمان اشاعت اسلام کیلئے کمر باندھ لیں

ہندو مذہب کیا ہے

اور خوب یاد رکھیں ہندو مذہب اسلام کے مقابلہ میں ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ اسمیں رکھا ہی کیا ہے۔ افریقہ کے جنگلی لوگوں کو وحشی اور بے تہذیب کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ننگے رہتے ہیں۔ لیکن میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ہندو سادھو بالکل ننگے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور ہندو عورتیں ان کے پاؤں پر ماتھا ٹیکتی ہیں۔ پوتر ہونے کے لئے گائے کا گوبر اور پیشاب پیتے ہیں۔ ذلیل سے ذلیل چیزوں کو پوجتے اور انکی پرستش کرتے ہیں۔ یہ ہے ہندو مذہب ۔ یہ لیکچر کا خلاصہ ہے اسکے ... بعد اعلان کیا گیا۔ کہ جو کچھ بیان ہوا ہے۔ اس کے متعلق اگر کوئی صاحب سوال کرنا چاہتے ہیں۔ تو اجازت ہے۔ لیکن کوئی نہ اٹھا۔ بلکہ یہ آوازیں آئیں کہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے بالکل درست اور صحیح ہے۔ اس پر کوئی کیا اعتراض کر سکتا ہے۔

غلام نبی از آرہ - ۹۰ - اپریل ۲۳ء

کس کے منہ پر مہر ہے؟

لائل گزٹ کا ایڈیٹر غور کر کے جواب دے

ہم متواتر دو تین اشاعتوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہمارے لاہوری سکھ معاصر لائل گزٹ کے ایڈیٹر بھائی امر سنگھ جی احمدیوں پر بہت خفگی کا اظہار کر رہے ہیں وجہ یہ کہ ہم احمدی شری باوا نانک صاحب کو سکھوں کی معتبر مذہبی کتب کے بیانات کی بنا پر مسلمان اور ولی اللہ کیوں سمجھتے ہیں۔ چنانچہ لائل گزٹ ۸ اپریل کے اصل الفاظ شیریں یہ ہیں کہ :-

"مرزائیوں نے اپنی معمولی اشتہار بازی میں گورو نانک کے متعلق پھر بکواس شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ایڈیٹر لائل گزٹ نے ایک کتاب "تکذیب قادیانی" لکھکر مرزائیوں کے ہمیشہ منہ بند کر دئے ہیں"

اگر ہم شری باوا نانک کو مسلمان اور مقدس ولی اللہ سمجھتے ہیں تو اس میں سکھوں کے لئے کوئی وجہ پرخاش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک مسلمان کے نزدیک عزت اور احترام کا مقام ہے جس پر ہم باوا صاحب کو کھڑا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کسی باوا صاحب کے بھگت کو ہم سے خفا ہونا مناسب نہیں۔ مگر حیرت ہے کہ بھائی امر سنگھ جی باوا صاحب کے سچے بھگتوں سے تو بوجہ باوا صاحب کی عزت کرنے کے خفا ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی تعریف اور محبت میں مست ہیں جن کے مذہب کے بانی نے باوا نانک کی مقدس ہستی پر طرح طرح کے اعتراض کئے۔ ان کو جاہل اور گنوار اور گپوڑے باز وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش) اور سکھوں کے پانچویں گرو شری ارجن دیو جی مہاراج کی ستیارتھ پرکاش کے مصنف کے ایک ہم مذہب بھائی ہندو اور ہم مذہب دیوان چندو لال نے سخت تکالیف اور عذاب میں مبتلا کر کے جان لی اور پھر انہی میں سے ایک سربرآوردہ دیوان سچا دانند نے شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے صاحبزادگان والا تبار کے حق میں ساقی رانگفتن وجہ اش ناگفتہ داشتن کار خردمنداں نیست یعنی اکال پرکھ کے سچے عاشق شری گورو گوبند سنگھ کو بتنا نہیب اور نعوذ باللہ ان کے صاحبزادوں کو سانپ کے بچے کہکر موت کا منہ میں دھکیل دیا۔ اور پھر اسی پنڈت دیانند کے ہم قوم یعنی پنڈت گنگو رام نے جو گرو صاحب کے خاندان کا پروہت تھا اپنے محسن اور نیک سرشت بچہ ان کے لخت جگروں کو چند کوڑیوں کے لالچ میں آ کر ہلاکت میں ڈالدیا۔

یہ وہ واقعات ہیں جو خالصہ قوم کی معزز تاریخ میں خونی حرفوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ مگر حیرت پر حیرت اور تعجب پر تعجب کا مقام یہ ہے کہ بھائی امر سنگھ جی ان خونی واقعات کے ہوتے ہوئے آریوں کی تائید میں ان مسلمانوں کے خلاف خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ جو سکھوں کے واجب الاحترام گورو صاحبان کی اسی طرح عزت کرتے ہیں جس طرح دیگر مسلمان صلحاء اور اولیاء کی۔

اس نوٹ میں بھائی امر سنگھ جی کے اخبار نے جو مزے کی بات لکھی ہے وہ یہ ہے کہ

انہوں نے تکذیب تصنیف کر کے احمدیوں کے منہ بند کر دئے ہیں۔ یہ بات پڑھکر ہمیں شک پڑ گیا ہے کہ یہ بھائی امر سنگھ جی کا لکھا ہوا نوٹ نہیں ورنہ ان سے یہ توقع کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ واقعات پر اس طرح پردہ ڈال دینگے۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ اولاً "باوا نانک کا مذہب" نام کتاب جب ہمارے مکرم دوست باوا نانک کے سچے بھگت جناب سردار محمد یوسف صاحب سابق سردار سورن سنگھ نے لکھی تو اس کا ایک عرصہ کے بعد بھائی صاحب کی طرف سے جواب تکذیب قادیانی کے نام شائع ہوا۔ گو بھائی صاحب کا یہ اخلاقی فرض تھا کہ جس مصنف کی تردید میں یہ کتاب تھی اس کو خود ہی ایک یہ کتاب بھیجتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بہرحال مکرم سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قیمتاً وہ کتاب منگوائی اور چند دنوں میں اس کا جواب لکھکر "ست اپدیش" کے نام سے شائع کر دیا۔ اور سب سے پہلے اپنی جوابی تصنیف کا ایک نسخہ بصیغہ رجسٹری بھائی امر سنگھ جی کی مطالعہ کی میز پر پہنچا دیا۔ اس کے بعد متواتر اخبارات میں اسی کے متعلق سردار صاحب موصوف نے بھائی صاحب کو چیلنج بھی دئے۔ لیکن بھائی صاحب کچھ ایسے مہر بلب ہوئے کہ گویا منہ میں زبان نہیں رکھتے۔ آج ایک لمبی خاموشی کے بعد دفعتہً بولے تو یہ بولے کہ تکذیب قادیانی تصنیف کر کے انہوں نے مرزائیوں کے منہ بند کر دئے ہیں۔ اب خدارا کوئی انصاف سے بتائے۔ کہ منہ کس کا بند ہے آیا "مرزائیوں" کا جن کا آخری جواب پبلک کے پاس ہے۔ یا اس کا جس نے اس کتاب لاجواب کو لیکر اپنی میز کے نچلے دراز میں پوشیدہ رکھدیا۔ اور پھر پبلک میں کہتا ہے کہ میری کتاب نے مرزائیوں کا منہ بند کر دیا۔

رہی یہ بات کہ ان کے نزدیک ہم احمدی مسلمان نہیں اس لئے کہ جمعیۃ العلماء نے ہمیں کافر کہدیا۔ لہذا ہمیں ملکانوں کو آریوں کے چنگل سے چھڑانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئیے۔ اس کے جواب میں بھائی صاحب کو معلوم ہو کہ کوئی انسان کسی شخص یا اشخاص کے کہنے سے کافر یا مسلمان نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ہر ایک شخص اپنے قول وفعل سے کفر یا اسلام کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے ہم جمعیۃ العلماء کے کافر کہنے سے کافر نہیں ہو گئے اس بات کو تو بھائی امر سنگھ جی اپنے گھر کے واقعات سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً سکھوں میں کئی قسم کے خیالات و عقاید کے لوگ ہیں۔ ان سب کا حضرت بابا نانک کے متعلق اچھا عقیدہ ہے۔ یعنی تمام کے تمام سکھ لوگ خواہ وہ کیس دھاری ہوں یا مونے۔ اکالی ہوں۔ یا غیر اکالی خواہ اداسی ہوں یا نرملے یا تت خالصہ یا کچ دھاری یہ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت باوا نانک خدا تعالیٰ کے بڑے بھگت تھے۔ مگر دوسرے صاحب کے بعد پیدا ہونے والے بعض گورو صاحبان کے متعلق بعض سکھ گروہوں کا اچھا خیال نہیں۔ اس خیال کے لوگ ان لوگوں کی اس بھگتی اور عقیدت کے منکر ہیں۔ جو ان کو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے متعلق ہے۔ گو یہ سب فرقے اپنے آپ کو سکھ کہتے ہیں مگر سکھوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو سکھی کی پدوی سے محروم ظاہر کرتے ہیں۔ پس اس طرح اگر جمعیۃ العلماء نے ہمیں کافر کہدیا تو ہم اس کے فتوے سے کافر نہیں ہو سکتے جس طرح اداسیوں کے یہ کہنے سے اکالی سکھی سے تپت ہیں۔ اکالی سکھ مذہب کے دائرے سے نہیں نکل سکتے ؎

ساتنیوں کا شدھ شدہ ملکانوں کے کھانے سے انکار

آریہ صاحبان کہا کرتے سناتن دھرمی پنڈت بھی شامل ہیں جینی بھی۔ کہ ملکانہ قوم ہندو دھرم میں آجائے۔ گو اس کا نام برادری ملاپ رکھتے اور رکھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کو شدھ کرنے کے بعد پھر بھی وہ حقوق دینے کے لئے تیار نہیں۔ جو جنم کے ہندو کو حاصل ہیں۔ چنانچہ اخبار عام نے صاف لکھدیا ہے کہ گو ہم شدھی کے حق میں ہیں مگر کھان پان کے حق میں نہیں اصل الفاظ یہ ہیں۔

"راجپوتوں کی شدھی کے متعلق جہاں آریہ سماج کا نکتہ نگاہ یہ ہے کہ انہیں شدھ کر کے ان سے خورد و نوش شروع کر دیا جائے۔ انہیں برادری کے دیگر حقوق فوراً دے دیئے جائیں۔ اس بارہ میں سناتن دھرمی نکتہ نگاہ آریہ سماج سے بہت مختلف ہے۔ سناتن دھرمی پنڈت ان کی شدھی کی تائید کر چکے اور کر رہے ہیں۔ اور جہاں تک ہندو شاستر کی اجازت ہے راجپوتوں کو ہندو بنانے میں سناتن دھرمیوں کو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن خورد و نوش و دیگر حقوق کے متعلق سناتن دھرمیوں کے خیال جیسے حلقہ کے اندر ہی اس قدر پابندیاں عاید ہیں۔ کہ ان کا نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ تو شدھ شدہ اشخاص کے متعلق کیا کب ہو سکتا ہے۔ کہ ان سے خورد و نوش وغیرہ کے تعلقات فوراً وابستہ کر دئے جائیں۔" (مشرق بحوالہ عام)

اخبار عام کوئی غیر ذمہ دار اخبار نہیں۔ بلکہ اس کے ایڈیٹر جناب گوپی ناتھ صاحب پنڈت سناتن دھرم کے بہترین اور اعلیٰ ترین رکن ہیں۔ جب وہ اپنے اخبار میں اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم ان لوگوں کے ہاتھ سے کھانے پینے کے لئے تیار نہیں۔ جو شدھی کے ذریعہ آریہ بنائے جاتے ہیں تو ان بھولے بھالے زمیندار مسلمانوں کو اس انجام پر آج ہی غور کر لینا چاہئیے۔ جو بعد میں پیدا ہوگا وہ سوچ لیں اس گندم نمائی اور جو فروشی کا کیا حشر ہوگا۔ جس سے آریہ کام لے رہے ہیں۔ اور ان سے کہہ رہے ہیں۔

ہم تو بنیا سمجھے تھے گر وہ کچھ اور نکلے

آجکل آریہ اخبارات کی آنکھوں میں احمدیہ جماعت کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ اس میں ہم انہیں معذور تصور کرتے ہیں کیونکہ وہ شکار جو ۱۶ سال کی دام اندازیوں کے بعد ان کے قابو چڑھا تھا۔ اس جماعت نے اس کا نگلنا آریوں کیلئے مشکل کر دیا ہے۔ اب گو وہ شکار ان کے منہ میں ہے۔ لیکن احمدیوں کی گرفت ایسی سخت ہے کہ نہ تو یہ اس شکار کو اپنے معدہ میں لیجا سکتے ہیں۔ نہ چھوڑنے کیلئے تیار ہیں۔ اب مستقبل بتائیگا۔ کہ اس تحریک میں میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے۔ اور انجام کیا ہوتا ہے۔ مگر اس وقت آریوں کی بوکھلاہٹ کا عجب عالم ہے کہ اپنے پشتینی کام کو بھی بھولتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ۱۳ اپریل کے پرتاب میں صفحہ ۳ کالم اول میں ایک نوٹ بعنوان "حق بر زبان جاری" شائع ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک خطبہ کا ایک فقرہ لیکر جس میں ملکانوں میں ہندوانہ رسوم پائے جانے کا ذکر ہے۔ ایڈیٹر صاحب پرتاب فرماتے ہیں۔

"ہم ہندوؤں کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ ملکانے پورے ہندو [illegible] ہیں۔ فرق صرف اتنا رکھا ہے۔ لیکن یہ ان کے مذہبی تعصب کی وجہ سے ہے کہ جو احمدیوں میں پورے سولہ آنہ موجود ہے"

ہم آریہ اخبارات کو پڑھتے ہیں۔ تو اس میں آنے پیسوں کے ذریعہ مضامین کے حل کرنے میں بہت مدد لی جایا کرتی ہے۔ حسب عادت اس میں بھی آنے پائیوں کے مقدمات جمائے گئے ہیں۔ لیکن اضطراب کہو یا افغانیت کا اثر کہ فرماتے ہیں پورے سولہ آنے میں سے اگر ۸ رنگال دئے جائیں تو ۸ باقی رہتے ہیں۔ آج تک تو ہم ان کے کوڑیاں گننے سے سمجھا کرتے تھے کہ پرتاب کے ایڈیٹر صاحب بنئے ہیں۔ مگر معلوم ہوا۔ نہیں یہ ہمارا خیال غلط ہے۔ بنئے نہیں حساب کے لحاظ سے آپ پٹھان ہیں۔ شاید سرحد کے متعلق حالات مطالعہ کرنے کا اثر ہو۔

مسلمانوں کے آریہ بننے سے مت گھبراؤ

مولوی ثناء اللہ کا مسلمانوں کو ارشاد

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جب سے یہ فتنہ ارتداد شروع ہوا ہے پبلک کے سامنے بحیثیت ایک عالم اسلام کے پیش ہونے کی بجائے سیاسی لیڈر کی حیثیت میں پیش ہونا پسند کرتے ہیں۔ آپکو ہندو مسلم اتحاد کے ٹوٹنے کا اتنا خوف ہے کہ مسلمانوں کے مرتد ہو کر آریہ ہوجانے کا ذرا بھی غم نہیں۔ چنانچہ اپنے ۱۹ اپریل کو ٹاؤن ہال امرتسر میں اتحاد کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے حیرت ہے کہ مسلمان آریہ اور ہندو بننے سے کیوں گھبراتے ہیں مسلمانوں کے فتنہ ارتداد سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ یقین رکھو کہ تم میں سے ایک بھی گیا تو اس کے بدلے میں ایک قوم واپس آئیگی۔ میں ہندوؤں سے کہتا ہوں کہ اشاعت کیجئے مگر اپنے ہمسایوں سے اچھا تعلق رکھیئے۔" (وکیل ۲۱ اپریل)

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچ ہے مولوی صاحب کی حالت اس قول کے مصداق ہے۔

[illegible]

[illegible] دشمن کو کہتے ہیں۔ ہمارے کیمپ میں امن سے داخل ہو۔ اور جو کچھ ہے لے جا۔ گھر والوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ گھبراہٹ کیوں ہے۔ لٹنے کا غم نہ کرو۔ دشمن کو لوٹ لینے دو۔ بعد میں اس کے بدلے اس سے چند پاؤ گے۔ اگر قرآن کریم کی آیت کا یہی منشا ہے تو پھر تبلیغ اور حفاظت اسلام کا خیال لغو ہے کیونکہ اگر ایک جائیگا تو اس کے بدلے میں ایک قوم آئیگی اور اگر کوئی نہیں آئیگا تو خدا سب کو اپنے دین میں بقوہ خود لے آئیگا۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں جو دین کے اندر ہیں ان کی حفاظت ضروری ہے اگر ان کی پوری پوری حفاظت ہونے کے باوجود کوئی شخص اپنی بدفطرتی سے اسلام چھوڑ کر ضائع ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ضرور قوم دیگا۔ نہ یہ کہ اسلامی باغ کے رکھوالے تو ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں۔ اور باغ اسلام میں سے درخت پر درخت اور پودے پر پودے کٹتا چلا جائے۔ یہ دیکھکر باغبانوں کی غفلت سے واقف ہونے کے باوجود کیسے ہو سکتا ہے کہ اس باغ کا مالک ایسے باغبانوں پر بھروسہ کر کے ان کے حفاظت میں اپنا باغ رہنے دے۔ اور ٹوٹے پودوں کا ان کو نگران مقرر کرے نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان باغبانوں کو بدل کر اور باغبان لائیگا

مسلمانوں کو اپنا مذہبی سرمایہ مذہبی اغراض میں خرچ کرنے کی بندش

ظاہر ہے کہ مرکزی خلافت کمیٹی نے بحیثیت جماعت فتنہ ارتداد میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے مگر آریوں نے کہیں سے سُن پایا کہ خلافت کمیٹی پچاس ہزار روپیہ انسداد ارتداد کیلئے بطور قرضہ دینے کے لئے تیار ہے بس ان کے لئے ایک آفت کا سامنا ہو گیا۔ اگر ایک طرف پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے تقریباً پچاس ہزار روپیہ خلافت فنڈ میں دیا ہے۔ ہندوؤں کے گلے کٹوانے کے لئے وہی دیا جاتے۔ تو دوسری طرف ایک مضمون ۱۴ - اپریل کے پرتاپ میں بعنوان "مسلمانوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ خلافت فنڈ کا ناجائز استعمال کریں" شائع ہوا ہے جس میں خلافت کمیٹی کو روکا جاتا ہے کہ وہ اس کام کے لئے چندہ نہ دے۔ کیونکہ یہ دینے والوں کی غرض کے خلاف ہے۔ اور سب سے زیادہ فکر اسے یہ ہے کہ :۔

"اس فتنہ ارتداد پر زیادہ پیچ احمدی کھاتے ہیں" .... مسلمان بھائی ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ جب اس قدر رقم خلافت فنڈ سے احمدیوں کے من بھاتے کام کے لئے وقف کی گئی۔ تو ضروری ہے کہ اس رقم کا کثیر حصہ ان کے بس میں ہو" (پرتاپ - ۱۴ - اپریل ۱۹۲۳ء)

اول تو افسوس ہے کہ خلافت کمیٹی جو ایک مذہبی تحریک کے نام سے دنیا میں ظاہر ہوئی تھی۔ اس نے اپنے اس مذہبی فرض سے پہلوتہی کی ہے۔ اگر ترکوں کی سلطنت کے چھن جانے پر خلافت کمیٹی ان کی سلطنت بحال کرانا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ تو اس سے زیادہ اہم اور یقینی فرض اس کا یہ بھی ہے کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کی ایمانی سلطنت کو غاصبوں سے اور لٹیروں سے

بچانے کے لئے سینہ سپر ہو۔ لیکن ہم اس سے قطع نظر کر کے کہتے ہیں کہ وہ کونسے وجوہ ہیں۔ جن کی بناء پر "پرتاپ" نے یہ شائع کیا ہے کہ مسلمانوں کو یہ حق نہیں کہ وہ خلافت فنڈ کے مذہبی سرمائے کو حفاظت اسلام میں لگائیں۔ اگر ایسا کرینگے۔ تو یہ ناجائز ہوگا۔

عجیب بات ہے کہ جب آل انڈیا کانگریس کمیٹی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہندوستان کی اچھوت جاتیوں کو ہندو بنائے۔ اور اس کے لئے سرمایہ کا بھی انتظام کرتی ہے۔ تو اسپر کوئی آریہ کانگرس کو اس فیصلہ پر کچھ نہیں کہتا نہ مسلمان ہی بولتے ہیں۔ لیکن جب خلافت کمیٹی کے متعلق آریہ ایک بات سنتے ہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کو نہیں۔ خود مسلمانوں کو ارتداد سے روکنے کے لئے کچھ روپیہ دیگی تو آریہ اسکو ناجائز کہتے اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس کا مسلمانوں کو حق نہیں۔ اور درپردہ اپنے چندہ کا حوالہ دیکر جتاتے ہیں کہ ہم بھی روپیہ دے چکے ہیں۔ اس لئے ہمارا روپیہ ہمارے خلاف صرف نہ کرو۔ جس کا جواب ۱۶ اپریل کے معزز زمیندار نے خوب دیا ہے۔

اب رہا۔ مہاشہ پرتاپ کا یہ خوف کہ چونکہ احمدی اس فتنہ کے انسداد کے لئے زیادہ ساعی ہیں۔ اور یہ روپیہ ان کے ہاتھ میں چلا جائیگا۔ اس سے وہ خوف زدہ نہ ہوں۔ کیونکہ احمدیوں نے کسی خلافت کمیٹی یا انجمن سے درخواست نہیں کی۔ کہ ہمیں سرمایہ فراہم کردو۔ احمدی تو خدا کے فضل سے بادشاہوں سے مانگنا بھی اسلام کی ہتک سمجھتے ہیں یہ فقیر بے نیاز ہیں کہ کسی انسان کے دروازے پر جائیں اور طالب امداد ہوں۔ ان کا سجدہ گاہ صرف ایک ہی ذات واحد لم یزل اور لایزال ہے۔ جو ان کا ہر میدان میں حامی اور مددگار اور کارساز ہے مگر ہم اپنے اسلامی بھائیوں کو ضرور کہتے ہیں کہ یہ آریوں کا فریب ہے کہ وہ ایک نیکی سے ہمارا نام لے کر اور یہ کہکر کہ روپیہ ان کے ہاتھ میں جائیگا حفاظت اسلام کے اہم فرض سے آپکو روکتے ہیں۔ الحمد للہ کے فضل سے ہم کسی سرمایہ اور فنڈ کے طالب نہیں لیکن آپ نیکی میں پیچھے نہ رہیئے۔ اور اپنے طور پر مناسب حفاظت کے ساتھ سرمایہ فراہم کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں آئیے۔ آریوں کا مسلمانوں کا مہاجیہ فنڈ کی طرف اشارہ لغو ہے اسمیں مسلمانوں کا

روپیہ اس سے کہیں زیادہ صرف ہوا ہے جو ہندوؤں نے خلافت فنڈ میں دیا۔

فتنہ ارتداد کے خلاف جماعت احمدیہ قادیان کی مساعی

جماعت احمدیہ قادیان کے دو جلیل القدر انسان آگرہ میں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دوسرے فرزند ہیں۔ اور حضرت نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ریاست ۱۸ اپریل کو آگرہ تشریف لے گئے ہیں۔ تاکہ بنفس نفیس فتنہ ارتداد کے حالات اور واقعات کا مطالعہ فرمائیں۔ اور مبلغین کو ضروری و مناسب ہدایات دیں۔ ان بزرگوں کی تشریف آوری انشاء اللہ تعالیٰ مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کے جوش ایمانی اور خدمت دینی میں خاص ولولہ پیدا کریگی۔

موضع انور کے متعلق آریوں کی غلط بیانی

موضع انور اور جیتی پورہ کی شدھی کے متعلق جو اعلان آریوں نے اخبارات میں کرایا ہے۔ اسمیں لکھا ہے۔ ان دونوں گاؤں میں .. ۷ ملکانہ راجپوت آریہ ہندو برادری میں شامل کئے گئے۔ لیکن شدھی کی دوسری خبروں کی طرح اس میں بھی انھوں نے دل کھول کر جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ شدھ ہونیوالوں کی جو تعداد بتلائی ہے۔ اتنی تعداد ان دونوں گاؤں کے سارے مسلمانوں کی بھی نہیں ہے۔ جنمیں ملکانوں کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی شامل ہیں۔ چنانچہ ان دونوں گاؤں کے کل مسلمانوں کی تعداد مردم شماری کی تازہ رپورٹ کے مطابق ۷۹۷ ہے۔ اور انور میں ملکانوں کے ۲۶ گھر شدھی میں شامل نہیں ہوئے ان کی اور دیگر مسلمانوں کی تعداد جنمیں شدھی کی کوئی تحریک نہیں۔ اور جن کے ۵ گھر ہیں۔ اگر دو سو بھی سمجھ لی جائے۔ تو شدھ ہونے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد چھ سو کے قریب رہ جاتی ہے۔ اس کو سات سو کر کے پیش کرنا آریوں کی راست گوئی اور صداقت شعاری

کی دلیل ہے۔ آریوں کو چاہیئے یا تو اس غلط بیانی کی تردید کریں یا جو تعداد انہوں نے پیش کی ہے۔ اسے ثابت کریں۔

اگرہ میں جنیو آگ کی نذر

آگرہ میں ہمارے دو مبلغ مقیم ہیں۔ جن کی کوششیں بفضل خدا آہستہ آہستہ بارآور ہو رہی ہیں۔ اور اس وقت تک ان کے ذریعہ کئی ایک گھر جو شدھ ہو گئے تھے۔ واپس آ چکے ہیں اور ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں جنیو آگ کی نذر کر دیئے۔

خاکسار شیخ محمد خان ایم اے امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان۔ ہینگ کی منڈی آگرہ
۱۰ - اپریل ۱۹۲۳ء

مسجد برلن

لدھیانہ میں مردوں کی طرح عورتیں بھی باقاعدہ ہفتہ وار جلسہ کرتی ہیں۔ جسمیں علاوہ عورتوں کے چھوٹی لڑکیاں قرآن کریم کی تلاوت کرتی اور نظمیں پڑھتی ہیں۔ ۲۷ فروری کا اجلاس مسجد برلن کے چندہ کی غرض سے منعقد ہوا۔ جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پڑھکر سنائی گئی۔ بعدہ منشی برکت علی صاحب لائق سکرٹری تعلیم و تربیت نے ایک تقریر کی۔ جس کے بعد لدھیانہ کی غریب مستورات نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر چندہ میں نمایاں حصہ لیا۔ اور پانسو کے قریب اسی وقت چندہ بصورت زیور ہو گیا۔ اور ابھی اور بھی امید ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ مستورات کا ڈیپوٹیشن مستورات کے پاس بھیجا جائیگا۔ اور گرد و نواح کے دیہات سے بھی جا کر چندہ وصول کرینگی۔ یہ میں نے اسلئے عرض کیا کہ تا دوسری بہنوں میں کام کرنے کی سرگرمی پیدا ہو ورنہ

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنم ۔ منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

دوسری بہنوں کے فائدہ کے لیے منشی برکت علی صاحب لائق کی تقریر اپنے لفظوں میں تحریر کرتی ہوں تاکہ وہ بھی اس موقع سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

جب خدا اپنے کسی خاص امام کو کھڑا کرتا ہے۔ تو دو ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا ہدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں منعم علیہ گروہ کے انعامات کے حصول کیلئے اور مغضوب علیہ گروہ کی ممنوعیت سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی ہے۔ ان میں الگ تیسری قسم کے ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی خاص پالیسی کے ماتحت اپنے تئیں قسم اول میں شامل کر لیتے ہیں مگر ان منافقوں کے دل دراصل انکاری ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دو قسم کے لوگوں میں کئی مابہ الامتیاز رکھے ہیں۔ جن سے وہ الگ الگ پہچانے جا سکتے ہیں۔ انہیں سے دو بڑے بڑے مابہ الامتیاز یہ ہیں۔ ایک تعلق باللہ یا تعظیم لامر اللہ کے لحاظ سے دوسرا شفقت علیٰ خلق اللہ کے لحاظ سے۔ تعلق باللہ یا تعظیم لامر اللہ کے لحاظ سے منعم علیہ گروہ کی علامت یقیمون الصلوٰۃ ہے۔ جس کے مقابلہ میں دوسرے گروہ کی نشانی واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ ہے۔ دوسرا امتیاز بلحاظ انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ پہلا گروہ مما رزقنٰہم ینفقون پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ دوسرا گروہ یہاں بھی الگ تھلگ نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس کا خاصہ ہے۔ ھم الذین یقولون لا تنفقوا علیٰ من عند رسول اللہ حتیٰ ینفضوا۔ پہلا گروہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت کے شکریہ میں اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ خواہ وہ نعمت مال کے رنگ میں ہو۔ خواہ علم۔ جان طاقت وغیرہ کسی اور رنگ میں۔ دوسرا گروہ نہ صرف یہ کہ خود خرچ نہیں کرتا۔ بلکہ دوسروں کو بھی اپنی تنگ ظرفی کی وجہ سے روکتا ہے۔ ان لوگوں میں ایک خصوصیت اور بھی ہے جس سے وہ خدا کے مخلص بندوں سے بالکل الگ نکل آتے ہیں۔ ان کا قاعدہ ہے کہ بیاہ شادی یا دوسرے مواقع پر فضول تو روپیہ اڑا دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں شامل ہو کر امام وقت کے ارشاد کے ماتحت خرچ نہیں کرتے۔ اور اسکی آواز پر لبیک نہیں کہتے بلکہ اسکی کامیابی پر کڑھتے ہیں۔ اور لوگوں کو بھی چندے دینے سے یا جماعت پر خرچ کرنے سے روکتے ہیں۔ اور اپنے خیال فاسد میں یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہماری ان تدابیر سے الٰہی سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ پس یہ خطرناک قدم ہے جو ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس سوال کو حل کر دیا ہے کہ خرچ کرنیوالے کیا حاصل کرتے ہیں۔ اور نہ خرچ کرنیوالے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں چنانچہ خرچ کرنیوالوں کی نسبت فرماتا ہے۔ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں دانے کی مثال ہے۔ جب وہ اگتا ہے تو اسمیں سات بالیں ہوتی ہیں۔ اور ہر بال میں سو دانہ پیدا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے جس کو چاہتا ہے کیونکہ وہ بڑی وسعت والا اور موقع محل کو جاننے والا ہے۔ پس اسکو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ بڑھانا چاہتا ہے۔ اور بڑھانا بھی کئی گنا ہے۔ ایک دانہ ہے جس کو سرسری نظر سے دیکھنے والا نادان خیال کرتا ہے کہ زمیندار نے مٹی میں ملا دیا۔ سات سو دانے پیدا ہوتے ہیں پھر وہ سات سو جب تو دوسرے ہی دور میں چار لاکھ نوے ہزار دانے ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے بڑھانے کو ہم لفظوں میں کہاں تک ادا کر سکتے ہیں۔ ہماری امیدیں اور ہمارے خیال ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر اسکے بڑھانے کا نا ختم ہونے والا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ پس ہماری بہنوں کے لئے آج موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں فضل سے حصہ لیں۔ اور یہ موقع محض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ذرہ نوازی نے ہمارے لئے مہیا کر دیا ہے۔ ایک زیور کے سات سو بلکہ چار لاکھ نوے ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اگر حاصل کرنا چاہتی ہو تو زمیندار کی طرح پہلے اسے قربان کر دو۔ پھر رحمت الٰہی تمہارے آگے بڑھیگی۔ اور تمہیں اپنے آغوش میں لے لیگی۔ اس کے برعکس سونا چاندی جمع کر کے رکھنے اور بچے کی طرح اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہونے والوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیہا فی نار جہنم فتکویٰ بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم۔ وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور اسمیں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ ایک دن اس سونے چاندی کو جہنم میں گرم کیا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور انکی پیٹھیں داغی جائینگی۔ کیونکہ جب کبھی دیکھتے تھے کہ کوئی انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک کرنے لگا ہے تو ان کی پیشانیوں پر بل پڑ جاتے تھے پھر اس سے پہلو تہی کر جاتے تھے۔ اور پیٹھ پھیر لیتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ان کی عزتیں برباد کی جائینگی۔ بیویاں ان کے لیے دکھ کا موجب ہونگی۔ اور خاوند بیویوں کے لئے دکھ کا موجب ہونگے۔ ان کی اولاد ضائع ہو جائیگی۔ پس اس وعید سے ہر مومن کو کانپ اٹھنا چاہیئے۔ خصوصاً عورتوں کو کہ انہیں چاندی سونے کے زیور سے خاص محبت ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کے جاذب بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری بہنیں چندہ میں اپنے زیورات دل کھول کر دیدیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں وہی چیز خرچ کرنی چاہیئے جو زیادہ پیاری ہو۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔

مسجد برلن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زندہ دلیل ہوگی بعض نادان سوال کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے آکر کیا نیا کام کیا ہم اس کے جواب میں کہینگے کہ آپ نے وہ کام کیا جو بڑے بڑے شہنشاہ نہ کر سکے۔ ترک ایرانی۔ کابلی اور دیگر مسلمان شہنشاہ باوجود اس قدر طاقت اور

ثروت اور شان و شوکت کے نظارے دیکھ سکے کہ عین کفرستان میں جہاں
سے دجال نے خروج کیا۔ اور جہاں سے اسکی ترقی شروع ہوئی
جاکر اسلام کا جھنڈا گاڑتے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کی ایک غریب اور
مٹھی بھر جماعت نے تثلیث پرست قوم کے عین مرکز میں جاکر مسجد
بنائی اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا جس سے خدا کی
گمشدہ توحید سے آسمان کی فضا بھی گونج اٹھی۔ پھر اللہ تعالے
نے آپ کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ممتاز خطاب سے مخاطب
فرمایا تھا۔ آج ان الفاظ نے مجسم بن کر باطل پرست آنکھ کو خیرہ کردیا
دیکھو بڑے سے بڑے بادشاہ عزائم اور لشکر جرار رکھنے والے
جس دجال پر فتح نہیں پا سکے۔ بلکہ مغلوب ہو کر رہ گئے۔ جری اللہ
کی لونڈیوں نے اسلام کا نشان وہاں گاڑ دیا۔ اس سے بڑھکر
خدا کے فرمائے ہوئے الفاظ کی صداقت اور کیا ہو سکتی ہے۔
پھر مسیح کے متعلق ہے کہ مردے زندہ ہوئے۔ مگر اس امام کے حق
مومن اور زندہ ہونے والے ہی قائل ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام
نے اس رنگ میں مردے زندہ کئے جن کے احیاء کے اعتراف کے بغیر
کفار اور خود مارنے والوں کو بھی چارہ نہیں۔ کیونکہ پادریوں نے
اقوام یورپ کے دلوں میں یہ بات بٹھائی ہوئی ہے۔ کہ اسلام میں
عورت کی کچھ حیثیت نہیں۔ بلکہ وہ لوگ عورت میں روح نہیں
مانتے۔ جب مسجد برلن پر دجال کو چوکا دینے والے الفاظ میں لکھا ہوا
ہوگا کہ یہ مسجد جرمن کے نومسلم بھائیوں کیلئے ہندوستان کی احمدی
خواتین نے بنوائی ہے۔ تا وہ اسمیں خدائے واحد کی پرستش کریں۔ تو
ان کے جھوٹ کا تار و پود ٹوٹ جائیگا۔ اور دجالیت کا شیرازہ
بکھر جائیگا۔ اور اس کا پتہ لگ جائیگا۔ کہ مسیح موعودؑ کی لونڈیاں
نصرت موعود رکھتی ہیں۔ بلکہ ایک کلام کرنے والی ہستی نے جو موعود تھی
اللہ تعالیٰ نے آپ کے مرسل کی معرفت حضرت خلیفۃ المسیح
ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو آپ کی ولادت سے پیشتر ہی اولوالعزم کا
معزز خطاب دیا تھا۔ ہم بھولے ہوئے بھائیوں کی
توجہ بھی اس امر کی طرف مبذول کرائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ دیکھو
لوگوں نے ایڑی چوٹی تک زور لگایا غیروں کے سامنے
دست سوال دراز کیا۔ بھیک کا کچکول ہاتھ میں لئے ریاستوں
اور شاہی درباروں میں پھرتے رہے تا اپنا کچکول
بھرپور کرائیں۔ مگر انصاف سے خدا لگتی کہو کیا وہ اسی قدر
تگ و دو کے کچھ کر سکے جو اس پاک امام اور خلیفہ برحق
اولوالعزم کی کنیزوں نے کر دکھایا۔ کہو تو کیوں نہ ہو یہ اولوالعزم

اس اولوالعزم نے پیدا نہیں کی۔ تو کوئی اور مثال پیش کرو۔ اگر
یہ تائید نصرت الٰہی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ہاں اس اولوالعزم
خلیفہ کی لونڈیاں تمہارے کچکول ....
.... سیم و زر سے بھر سکتی ہیں بشرطیکہ
خلیفہ برحق کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے ترانے پھر
الاپو کہ ع

کہیں دست سوال دراز نہیں کسی اور پہ یوں ہی نانہیں
کوئی تجھ سا غریب نواز نہیں ترے در کے سوا کوئی در نہ ملا

اخیر میں اپنی بہنوں سے یہ گذارش بھی نہایت ضروری ہے
کہ حضرت فضل عمر اولوالعزم خلیفہ برحق کا مردوں اور عورتوں
دونوں پر احسان ہے۔ کہ آپ نے جس طرح مردوں کو
یایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا
کے ماتحت موقع دیا۔ کہ وہ اپنی عورتوں کو مسجد برلن
میں چندہ دینے کی نہ صرف تحریک کریں۔ بلکہ عورتوں
کے لئے اس چندہ میں حصہ لینے کی خاطر سہولتیں بہم
پہنچائیں۔ اور اس طرح اپنے اہل کو آگ سے بچائیں۔ اسی
طرح مستورات کو موقع دیا۔ کہ وہ دوزخ کی آگ
سے بچکر جنت الفردوس میں اپنا گھر بنائیں۔ نبی کریم
صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ "من بنی مسجدا للہ بنی اللہ
لہ بیتا فی الجنۃ" جس نے اللہ تعالے کے لئے
مسجد بنائی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت میں ایک
عظیم الشان گھر بنایا۔ پس اب موقع ہے جنت میں اپنے
لئے گھر بنا لو۔ اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ
کی حد درجہ کی مہربانی ہے۔ کہ آپ نے یہ موقع صرف تمہارے
لئے مخصوص کر دیا۔

دوسرے یہ بھی آپ کا احسان بہت بڑا ہے کہ جس نے ہماری ہستی کو
دنیا بھر کی عورتوں سے ممتاز کر دیا۔ کہ ان کے ہاتھ سے یورپ کی دجالیت کی
ناک پر داغ لگوا دیا۔ لیکن کہیں ایسا موقع رائگاں نہ جائے۔ زیور پھر بھی
بن سکتا ہے۔ مگر گیا ہوا وقت اور خاص فضل کی گھڑیاں بار بار نہیں آیا
کرتیں۔ دل کھول کر چندہ دو۔ اور بہشت مفت میں خرید لو۔ مجھے امید ہی
نہیں بلکہ یقین ہے کہ ہماری بہنیں اپنے اولوالعزم آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اولوالعزمی کی نظیر
آج بھی رکھینگی۔ بلکہ ثابت کر دکھائینگی کہ حضور کی ناچیز لونڈیوں میں بھی
وہ اولوالعزمی یادگار جو صدیوں تک گوٹ گوٹ کر بھری ہوئی ہو۔
کہ دنیا کے بھی کسی بڑے سے بڑے جرنیل میں بھی نہ پائی گئی ہو۔
بہنوں کی خادمہ اصغری خانم سکرٹری انجمن احمدی خواتین لدھیانہ

استہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس سب جج درجہ چہارم تحصیل زیرہ ضلع فیروز پور

نالش دیوانی نمبر ۱۲۵۵ بابت ۱۹۲۳ء

بچتر سنگھ ولد گوردتا ذات زرگر ساکن راؤنتہ تحصیل موگا ضلع فیروز پور مدعی

بنام

بھولا ولد صاحب سنگھ ذات جٹ ساکن راؤنتہ تحصیل موگا ضلع فیروز پور مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۲۱۰ روپیہ بروئے بہی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مسمی بھولا مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۳۰ ماہ اپریل ۱۹۲۳ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہوکر جوابدہی مقدمہ ہذا کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۲۳ء برثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی — (مہر عدالت)

ایک رشتہ

ککے زئی قوم کی ایک احمدی لڑکی کے لئے عمر ۱۹۔ ۲۰ سال خواندہ۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ مخلص احمدی ہو۔ باحیثیت۔ زمیندار تاجر۔ خط و کتابت معرفت اکمل قادیان۔

نوگانوں کے متعلق آریوں کی غلط بیانی

آریوں کا جھوٹ آریوں کی زبانی

ایک معزز ملکانہ راجپوت کی شہادت

جیسا کہ خیال ہی نہیں۔ بلکہ یقین تھا۔ آریوں نے موضع نوگانواں میں اشدھی کرنے کے متعلق اس قدر جھوٹ بولا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔ اور لطف یہ کہ خود آریوں کے اپنے بیان ایک دوسرے کی تردید کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "تیج" جو مہاشہ شردھانند صاحب کا خاص اخبار ہے۔ اس کا یہ بیان ہے۔ کہ

"بارہ سو ملکانے راجپوتوں کے ماتھے پر چندن کا ٹیکا (تلک) لگا کر ویدک دھرم سناتن دھرم کی جے کے نعروں کے درمیان انہیں یگیوپویت دھارن کرایا۔"

یہی اعلان ۱۳ اپریل کے "کیسری" میں شائع ہوا ہے۔ لیکن اسی تاریخ کے "بندے ماترم" میں اس میں دو سو کا اضافہ کر کے لکھا گیا ہے۔ کہ

"مسلمانوں کا گڑھ موضع نواں گاؤں پنڈت بدھ دیو درجانند آشرم امرتسر کی کوششوں سے فتح کیا گیا ۱۴۰۰ مرد عورتیں اور بچے زیر نگرانی مہاتما ہنسراج شدھ کئے گئے" مگر اخبار "ملاپ" ۱۴ اپریل میں ۲۰۰ اور بڑھا کر یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ

"۸ اپریل کو مرحلے نوگاؤں کی جو ضلع متھرا میں ایک مرکزی جگہ ہے۔ شدھی ہوئی۔ اس کی آبادی تین ہزار کی ہے۔ اسمیں سے دو ہزار شدھ ہو کر ویدک دھرم کی شرن میں آ گئے۔ اور باقی کیلئے ۱۳ تاریخ مقرر کی گئی ہے۔"

اب آریوں کے ان بیانات سے کس کو صحیح سمجھا جائے۔ اور کس کو غلط۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سب کے سب سراسر جھوٹ اور غلط ہیں۔ اور دروغ گورا حافظہ نباشد کے ماتحت جو جس کے جی میں آیا۔ لکھ دیا ہے۔ اس گاؤں کی ساری آبادی مردم شماری کی تازہ رپورٹ کی رو سے ۲۱۷۵ نفوس پر مشتمل ہے۔ جس میں ۶۰۹ ہندو ہیں۔ اور ۱۵۶۵ مسلمان راجپوت (دیکھو رپورٹ مردم شماری ضلع متھرا بابت سنہ ۱۹۲۱ء صفحہ ۵) لیکن آریوں کی راست بیانی ملاحظہ ہو۔ ان میں سے دو ہزار کو اشدھ کر لینے کا تو اعلان کر رہے ہیں۔ اور باقی ماندہ کو ۱۳ تاریخ اشدھ کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیتے ہیں۔ معلوم نہیں۔ کس حساب سے ایک ہزار پانچسو پچھتر میں سے دو ہزار کو اشدھ کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر لوگ بچ بھی رہتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ آریہ جہاں ملکانوں کو کئی قسم کی چالبازیوں۔ دھوکا دہیوں اور لالچوں سے ورغلانے اور بہکانے میں مصروف ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو کارگذاری دکھلانے اور دوسرے دیہات کے ملکانوں کو مرعوب کرنے کے لئے اس قسم کے جھوٹ بولنا شیر مادر سمجھتے ہیں۔

ذیل میں ایک پڑھے لکھے معزز ملکانہ راجپوت کا جو بذات خود اشدھی کے دن نوگانواں میں موجود تھا۔ اعلان درج کیا جاتا ہے۔

"جس دن آریوں نے نوگانواں میں شدھی کا کھیل کھیلا ہے۔ اس دن میں خود اس گاؤں میں موجود تھا۔ اور میں نے ساری کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ جن لوگوں کو شدھ کرنے کا اعلان اس جگہ کیا گیا۔ اور جو بہت عرصہ سے آریوں کے زیر اثر تھے۔ ان کی تعداد کسی صورت میں بھی ساٹھ سے زیادہ نہیں تھی۔ لیکن آج آریہ اخبارات میں یہ دیکھ کر مجھے نہایت حیرت ہوئی۔ کہ آریوں نے اس گاؤں کے دو ہزار افراد کے اشدھ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جو کہ سراسر غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔ اور میں آریوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر جھوٹ بولنا ان کے دھرم میں پاپ ہے۔ تو اس پاپ سے اپنے آپ کو پاک ثابت کریں۔ میں اسی علاقہ کا رہنے والا اور ملکانہ راجپوت ہوں۔

تعجب ہے۔ کہ یہ لوگ دھرم کے نام سے کس قدر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور دعوے یہ کرتے ہیں۔ کہ آریہ دھرم کی صداقت ملکانوں کو ان کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہی ہے۔ کاش ہماری قوم میں کچھ بھی تعلیم ہوتی۔ اور دنیا کے حالات سے واقفیت ہوتی۔ تو آریوں کو ہمارے خلاف اس قسم کے جھوٹ بولنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ اور نہ ہماری قوم کے ناواقف اور جاہل لوگ طرح طرح کی ترغیبوں سے ان کے پھندے میں پھنستے۔

اس کے ساتھ ہی میں آریوں کی اس غلط بیانی کی بھی تردید کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ۷۲ مولوی اور کچھ بھاندھن کے لوگ وہاں موجود تھے۔ جو اشدھ ہونے سے روکتے رہے۔ حالانکہ کوئی مولوی صاحب اشدھی کے موقعہ پر موجود نہ تھا۔ اور ہم دو تین آدمی تھے۔ جو آریوں کی کھیل دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر موتی خاں ساکن موضع اودھی ضلع متھرا"

اس اعلان سے آریوں کا جھوٹ روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کیا آئندہ وہ شرمائینگے۔

اس گاؤں میں ہمارے مستقل مبلغ مقرر ہیں۔ اور خدا کے فضل سے انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آریہ اپنا سارا زور لگا دینے کے باوجود چند دام افتادہ لوگوں کے سوا گاؤں کو فریب میں نہ لا سکے۔

خاکسار فتح محمد خاں سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان۔ ہینگ کی منڈی۔ آگرہ ۱۳ اپریل

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان اور فتنہ ارتداد

آریوں کو روحانی مقابلہ کا چیلنج

آریوں کے متعلق لیکچر

آگرہ میں آریوں کے متعلق ہفتہ میں دو بار لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تیسرا جلسہ ۱۲ اپریل کی رات کو منعقد کیا گیا۔ جسمیں آگرہ کے ہندو مسلمانوں کے علاوہ بعض دیہات کے راجپوت بھی شامل تھے قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جناب چودھری فتح محمد خاں صاحب ایم اے امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان نے تقریر کی جس میں آریوں کی اس غلط بیانی کا ذکر کرتے ہوئے کہ ملکانوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے۔ فرمایا اس کی لغویت اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی حکومت کے خاتمہ پر صرف دو کروڑ مسلمان ہندوستان میں تھے مگر اس وقت سات کروڑ ہو چکے ہیں۔ اب بتایا جائے کہ انگریزوں کی حکومت کے زمانہ میں کس نے تلوار چلائی اور تلوار کے زور سے ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔

آریوں کی دیانتداری

پھر فرمایا۔ آریوں کی دیانتداری اسی سے ظاہر ہے کہ لالہ ہنسراج اور مہاشہ شردھانند جو خود بت نہیں پوجتے ملکانوں کو وہ سناتنی بنا کر بت پرستی سکھاتے ہیں۔ پنڈت دیانند نے یہ دیکھ کر کہ اب روشنی کا زمانہ ہے۔ اس وقت بت پرستی کو کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ کہا چلو یہ کہہ دو کہ وید میں بھی ایک ہی خدا کی پرستش کا حکم ہے۔ اور بت پرستی کی تردید کرنے لگ گئے۔ لیکن اب ان کے چیلے بھگت ملکانوں کو بت پرستی سکھلاتے ہیں۔ اور پھر یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کو فتح حاصل ہو رہی ہے حالانکہ یہ فتح نہیں۔ بلکہ ان کی اخلاقی موت ہے۔

جناب چودھری صاحب نے آریوں کے موجودہ طریق عمل اور ان کے مذہبی عقائد میں تضاد پر روشنی ڈالتے ہوئے روحانی مقابلہ کیلئے ایک زبردست چیلنج بھی دیا۔ چنانچہ فرمایا:

روحانی مقابلہ کی دعوت

آریوں کو ہم نے مباحثہ کیلئے بار بار بلایا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آتے۔ اگر اس کی ان میں طاقت نہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ناواقف اور بے خبر ملکانے ان کے مذہب کی حقیقت سے واقف ہو کر ان کے پھندے میں نہیں پھنسیں گے تو ہم ان کے سامنے ایک اور طریق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ملکانہ قوم کے ہی کچھ بیمار منتخب کر لئے جاویں۔ جنہیں بذریعہ قرعہ اندازی آدھے آریہ لے لیں۔ اور آدھے ہم۔ پھر فریقین اپنے اپنے مریضوں کے لئے دعا کریں۔ اور دیکھیں کہ کس کے مریض نمایاں طور پر زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے بھی اچھے ہو جائیں۔ اور آریوں کے بھی تب بھی ہم جھوٹے۔ اگر ہمارے اچھے نہ ہوں۔ اور آریوں کے ہو جائیں۔ تب بھی ہم جھوٹے۔ لیکن اگر آریوں کی نسبت ہمارے زیادہ اچھے ہوں۔ اور ان کے نہ ہوں۔ تو پھر اسلام کو سچا ماننے میں ان کو کیا عذر ہو سکتا ہے (اس پر حاضرین نے جزاک اللہ اور سبحان اللہ کی آوازیں بلند کیں) پس آریوں کے وہ لوگ جو سوامی اور بھگت بنے پھرتے ہیں۔ ان میں اگر ذرا بھی روحانیت ہے تو سامنے آئیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اس مقابلہ کے لئے تیار نہ ہونگے۔

جناب چودھری صاحب کے بعد مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل نے وید اور قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ نہایت دلچسپ پیرایہ میں کیا۔ خاتمہ پر سوال و جواب کا موقع دیا گیا اور ایک صاحب نے چند سوالات پوچھے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

ملکانہ نمائندوں کی کانفرنس

۱۳۔ اپریل کو جناب امیر الوفد مبلغین جماعت احمدیہ قادیان نے آگرہ کے ارد گرد کے متعدد دیہات اور مختلف علاقہ جات کے ملکانہ راجپوتوں کے نمائندگان کو بلا کر کانفرنس منعقد کی۔ چونکہ اطلاع بہت تنگ وقت میں دی جا سکی۔ دوسرے ان دنوں لوگ فصل کے سنبھالنے میں مصروف ہیں۔ اس لئے زیادہ تعداد میں نہ آ سکے۔ تاہم اپنے اپنے علاقہ کے ۳۱ سرکردہ نمائندگان شامل ہوئے۔ جن کو اسلامی تعلیم اور آریوں کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ نہ صرف وہ خود اشدھی کی لعنت سے محفوظ رہینگے بلکہ اپنے گاؤں اور ارد گرد کے علاقہ کو بھی محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔ کانفرنس سے یہ لوگ خاص جوش لیکر اور کام کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہو کر گئے ہیں۔ ان کیلئے الگ الگ حلقے مقرر کر دئے گئے ہیں۔ جن میں وہ کام کرینگے۔

موضع کھڑوائی

ضلع آگرہ کے ایک موضع کھڑوائی کے متعلق جہاں ہمارے آدمی مستقل طور پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ ۱۲ اپریل کو وہاں اشدھی ہوگی۔ اس پر جناب امیر الوفد صاحب نے اپنی ریزرو میں سے چند آدمی بھیج دئے۔ لیکن مقررہ تاریخ کوئی اشدھی نہ ہوئی۔ گو ابھی آریوں کی کارستانیاں جاری ہیں۔

ایک ملکانہ کے ہاں چوری

وہ لوگ جو آریوں کے دھوکہ میں نہیں آئے۔ اور اپنے مذہب پر قائم ہیں۔ ان کو طرح طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ تازہ واقعہ یہ ہے۔ کہ موضع حسین پورہ ضلع آگرہ میں جہاں انجمن دعوت تبلیغ کے مبلغ کام کرتے ہیں۔ وہاں کے ایک غریب ملکانہ کے ہاں بعض لوگوں کی شرارت سے چوری ہو گئی ہے۔ جس کے متعلق ہمارے امیر الوفد جناب چودھری فتح محمد خاں صاحب ایم۔ اے اور انجمن دعوت تبلیغ کے انچارج صاحب نے پولیس افسر کو رپورٹ لکھا دی۔ اور کئی دیہات سے اشدھ نہ ہونے والوں کی تکالیف کی اطلاعیں آ رہی ہیں۔

شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سب جج

بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کیلئے جناب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب احمدی پنشنر سب جج علیگڈھ جماعت احمدیہ قادیان کے تبلیغی مرکز آگرہ میں تشریف لائے ہیں۔ اور چند دن تک قیام فرمائینگے۔

بت پرستی سے نفرت کا اظہار

سنا گیا ہے۔ ۱۳ اپریل جمعہ کے روز جامع مسجد آگرہ میں کسی مولوی صاحب نے ہمارے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی اور ہمیں برا بھلا کہکر ہمارے لیکچروں میں جو آریوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ لوگوں کو آنے سے روکنا چاہا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ پبلک نے عام طور پر ان کی حرکت پر نفرت کا اظہار کیا۔ اور کہا یہ وقت آپس کے اختلاف کا نہیں ہے۔ آخر مولوی صاحب کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔

خاکسار غلام نبی ایڈیٹر اخبار الفضل احمدیہ دار التبلیغ ہینگ کی منڈی۔ آگرہ ۱۴ اپریل سنہ ۲۳ء

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں بجمیعہ مالکان کے شائع ہوا)